خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61
جلد 48-83 نمبر 2 | جمعہ 3 رمضان-1418ھ 2 صلح 1377ہش 2-جنوری 1998ء

کم کھانے سے تزکیہ نفس اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیا سا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 122)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جس جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھتی جاوے گی، اسی قدر محبت میں ترقی ہوتی جائے گی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ محبت بدوں معرفت کے ترقی پذیر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو انسان ٹین یا لوہے کے ساتھ اس قدر محبت نہیں کرتا جس قدر تانبے کے ساتھ کرتا ہے۔ پھر تانبے کو اس قدر عزیز نہیں رکھتا جتنا چاندی کو رکھتا ہے اور سونے کو اس سے بھی زیادہ محبوب رکھتا ہے اور ہیرے اور دیگر جواہرات کو اور بھی عزیز رکھتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ اس کو ایک معرفت ان دھاتوں کی بابت ملتی ہے۔ جو اس کی محبت کو بڑھاتی ہے۔ پس اصل بات یہی ہے کہ محبت میں ترقی اور قدر و قیمت میں زیادتی کی وجہ معرفت ہی ہے۔ اس سے پیشتر کہ انسان سرور اور لذت کا خواہشمند ہو اس کو ضروری ہے کہ وہ معرفت حاصل کرے، لیکن سب سے ضروری امر جس پر ان سب باتوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ وہ صبر اور حسن ظن ہے۔ جب تک ایک حیران کر دینے والا صبر نہ ہو۔ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جب انسان محض حق جوئی کے لئے تھکا نہ دینے والے صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سعی اور مجاہدہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے موافق اس پر ہدایت کی راہ کھول دیتا ہے۔ (-) یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر سعی اور مجاہدہ کرتے ہیں۔ آخر ہم ان کی اپنی راہوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ ان پر دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتے ہیں وہ پاتے ہیں۔ کسی نے خوب کہا۔

اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

(ملفوظات جلد اول صفحہ 461)

نکاح

○ محترمہ آمنہ مبشر صاحبہ اہلیہ محترمہ مولانا نذیر احمد مبشر صاحب تحریر فرماتی ہیں۔
مکرم ڈاکٹر شفیق احمد صاحب سہگل صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان نے عزیزہ ناعمہ چوہدری بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب امیر ضلع ملتان کا نکاح عزیز فہیم الدین عفان ابن مکرم کمال الدین حبیب احمد حال کینیڈا کے ہمراہ بیس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر بیت العافیت ملتان میں پڑھا۔
عزیز فہیم الدین عفان محترم مولانا روشن الدین صاحب کا پوتا اور ناعمہ چوہدری نور محمد صاحب کی پوتی ہے۔ اور دونوں بچے عبدالحمید صاحب جنجوعہ کے نواسہ نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اس ضمن میں ذکر کے طور پر یہ بھی عرض کرنا چاہتی ہوں کہ عزیز عفان کے دادا مولوی روشن دین صاحب بہت کم عمر میں والدین کے سایہ سے محروم ہو گئے تھے ان کے والدین احمدی نہیں تھے مگر میرے والد محترم حضرت بھائی محمود احمد صاحب مولوی روشن دین کو اپنے پاس لے آئے اور جذبہ کفالت یتامیٰ کے تحت ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت اپنے بچوں کی طرح کی مولوی فاضل اور جامعۃ المبشرین کی تعلیم مکمل کروانے کے بعد زندگی وقف کر کے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں پیش کر دیا۔ انہیں پہلے ہندوستان کے علاقہ ڈیرہ وال نکیریاں میں مقرر کیا گیا۔ اور اس کے بعد مسقط، مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ ممالک میں اور ربوہ مرکز میں بھی سالہا سال فریضہ وقف ادا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ پہلے کینیڈا میں وفات پائی۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ عائشہ بی بی اہلیہ مکرم چوہدری محمد الدین صاحب مورخہ 97-12-29 صبح 5 بجے وفات پا گئیں موصوفہ مکرم مولانا محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی (الف) ربوہ کی ہمشیرہ تھیں مورخہ 97-12-30 بعد عبادت عصر بیت مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بعدہ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے آخری دعا کرائی۔
احباب سے کرام سے موصوفہ کے بلندی درجات کے درخواست دعا ہے۔

گھاٹے اور نقصان سے بچنے کیلئے ایمان اور عمل صالح بجالانا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

گو ایمان اور یقین کامل کے نتیجہ میں اعمال صالحہ پیدا ہوتے ہیں اور ایمان وہی ایمان ہوتا ہے۔ جسے انسان یقینی سمجھتا ہے اور پھر اس کے مطابق عمل کرتا ہے مگر بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ چونکہ انسان کی نیت اور موقع شناسی میں نقص ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کامیابی کے حصول کا حقیقی ذریعہ نہیں ہوتا۔ گویا اس کا عمل صالح نہیں ہوتا۔ اس لئے ضائع ہو جاتا ہے۔ تو ایمان سے یہ تو پتہ لگتا ہے کہ جو لاتا ہے۔ وہ عمل کرتا ہے۔ مگر اس سے یہ پتہ نہیں لگتا کہ وہ عمل ان ذرائع پر کاربند ہو کر کیا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا نتیجہ نکلنے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت لوگ ایمان لاتے ہیں اور پھر عمل کرتے ہیں۔ (عبادت) پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ (-) مگر دنیا میں ذلیل اور خوار ہی رہتے ہیں۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ان ذرائع کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ جو خدا تعالیٰ نے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور جن کے مطابق عمل کرنے سے کامیابی اور فلاح حاصل ہوتی ہے۔ ان لوگوں کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک شخص جس کا ایمان اور یقین ہے کہ زمین

باقی صفحہ 7 پر

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

2 صلح 1377 ھش — 2 جنوری 1998ء

نومبائعین کی بڑھتی ہوئی تعداد

کسی جماعت کا قائم ہونا اور اس کا موجود رہنا بھی بڑی بات ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ جماعت بڑھتی رہے۔ اس میں نیا خون داخل ہو تا رہے اور پھیلاؤ کے طور پر یہ صاف طور پر معلوم ہو کہ اس کی نشوونما ہو رہی ہے۔ ہر دن اس کی تعداد میں اضافہ کرنے کا باعث ہو۔ اگر ایسا ہو تو پھر اس جماعت کے قیام اور اسکے موجود ہونے کو حقیقی زندگی کے آثار سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک احمدیہ جماعت کا تعلق ہے یہ آج سے سو سال سے چند سال اوپر چند اشخاص کی بیعت کے ذریعے شروع ہوئی تھی۔ آہستہ آہستہ بڑھنے لگی بلکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عین حیات ہی میں بعض اوقات ایک ایک دن میں ہزاروں افراد اس میں شامل ہوتے تھے۔ ہندوستان میں بھی اور پھر ہندوستان سے باہر دیگر ممالک میں بھی اس جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قدم جمانے شروع کئے۔ اب ڈیڑھ سو سے زیادہ ممالک میں یہ جماعت موجود ہے اور صرف موجود نہیں ہر روز بڑھ رہی ہے۔ اس کے بڑھتے رہنے کے معیار کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب یہ جماعت دنیا کے ایک بہت کثیر حصے کو اپنے دامن میں لپیٹے ہوئے ہوگی۔

اس سال قادیان کے جلسہ سالانہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا کہ ہندوستان کے علاوہ پچیس دیگر ممالک کے نمائندگان بھی اس میں شامل ہیں اور ایک اور بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ اس جلسے میں جماعت میں نئے داخل ہونے والے احباب قافلہ در قافلہ شامل ہوئے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان کی وہ پہلی حالت تو نہیں جو تقسیم برصغیر سے پہلے تھی۔ قادیان کی جماعت پہلے سے بہت چھوٹی ہے لیکن اس کے باوجود وہاں جلسے کے دوران ہزاروں آدمی موجود ہوتے ہیں اور اس دفعہ سولہ سو نومبایعین بھی جلسہ میں شامل تھے جو بنگال۔ آندھرا پردیش کرناٹک پنجاب ہماچل پردیش وغیرہ علاقوں سے تشریف لائے تھے۔ یہ نومبایعین خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے دل میں ایسا جذبہ رکھتے تھے جو ان کی جبینوں سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ نومبایعین جذبے اور ولولے سے بھرپور ہیں اور جو جذبہ وہ لے کر آئے تھے اس سے بہت زیادہ جذبہ لے کر وہ جلسے کے بعد اپنے گھروں کو واپس گئے۔ جذبے کے ذکر کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ جماعت کے پھیلاؤ کے لئے سب سے اہم بات ان لوگوں کا جذبہ ہے جو جماعت میں شامل ہیں یا شامل ہو رہے ہیں۔ کیونکہ یہی جذبہ ان کے علاقوں میں روحانی انقلاب لانے کا باعث بنے گا۔ حضرت صاحب نے تعداد کے ذکر میں یہ بھی فرمایا کہ ہمیں تعداد پر فخر نہیں ہے بلکہ ان لوگوں پر فخر ہے جن پر خدا کی نگاہ پڑتی ہے اور جو اتنے جذبے کے ساتھ جماعت میں داخل ہوتے ہیں وہ یقیناً خدا کے پیار کی نگاہ حاصل کر لیتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقیاں عطا فرماتا چلا جا رہا ہے اور یہ محاورہ بھی حقیقت میں پیچھے رہ جاتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک ایک سال میں بھی تیس تیس، بتیس بتیس لاکھ افراد اللہ تعالیٰ کی پیار کی نگاہ پڑنے پر جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس پھیلاؤ کو ہمارے لئے ہر طرح بابرکت ثابت کرے۔ اور اس کے بابرکت اثرات سے دوسرے لوگ بھی پوری طرح متمتع ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

لپٹ لپٹ کے جو روئے تو آگ بھڑکے گی
سکونِ دل کو جلا کر کرے گی خاکستر
جسے تم اپنا سمجھتے ہو وہ نہیں اپنا
عجیب بات ہے تم کو ہوئی نہ اس کی خبر
ہر ایک اشک کا رُخ پھیر دو خدا کی طرف
وہی ہے پشت پہ اپنی، وہی ہے اپنی سپر

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان و قائدین علاقہ و اضلاع کا یہ غیر معمولی اجلاس 13۔ دسمبر 1997ء کو صدر صدر انجمن احمدیہ و ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے انتقال پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کا انتقال 10۔ دسمبر 1997ء کو ربوہ میں چھیاسی برس کی عمر میں ہوا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ 13۔ مارچ 1911ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان کے سکول میں حاصل کی اور بعد ازاں لاہور کالج میں زیر تعلیم رہے۔ آپ کی شادی حضرت امام جماعت الثانی کی صاحبزادی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ اگست 1934ء میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو بھرپور خدمت دین کا موقع ملا جس میں ناظر امور عامہ، ناظر زراعت، ناظر ضیافت، صدر، صدر انجمن احمدیہ، ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی جیسے اہم عہدے شامل ہیں۔ خدام الاحمدیہ میں خدمات کے حوالے سے آپ کی خدمات کا آغاز 1940-41ء سے ہوا جب آپ کو نائب صدر و مہتمم ذہانت وصحت جسمانی مقرر کیا گیا۔

1943-44ء میں نائب صدر و نگران اعلیٰ شعبہ صحت جسمانی، 44-45ء میں مہتمم ذہانت وصحت جسمانی، 45-46ء میں مہتمم کار خاص اور 47-48ء میں مہتمم عمومی مقرر ہوئے۔ (نوٹ:۔ 47ء میں مہتمم کار خاص کو "مہتمم عمومی" کا نام دیا گیا۔)

حضرت صاحبزادہ صاحب کو یہ خصوصی اعزاز بھی حاصل ہے کہ امامت جوبلی جلسہ سالانہ 39ء کے موقعہ پر لوائے احمدیت کے پہلی دفعہ لہرائے جانے کے بعد اس کے اولین محافظین میں بھی آپ شامل تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھرپور خدمت دین کی سعادت کا ملنا، بار بار اور جان لیوا بیماریوں کے حملوں کے باوجود "خلاف توقع" آپ کا لمبی عمر پانا اور پھر امارت مقامی کے جلیل القدر مقام پر 14 برس کے طویل اور ریکارڈ عرصہ تک فائز رہنا ایک ایسی سعادت ہے جو خدا کے فضل کا ایک خوبصورت اظہار تھا۔

آپ کا وجود حضرت بانی سلسلہ کی بشارتوں کا مصداق مبارک وجود تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کی بشارتیں جو آپ کے اپنے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارے میں ہوئیں۔ مثلاً۔ "وہ بادشاہ آیا"۔ اور خلاف توقع عمر حاصل ہونا اور خلاف توقع امارت ملنا۔

حضرت امام جماعت الرابع نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات پر آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ کی بشارات کو آپ کی ذات بابرکات پر چسپاں کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت (بانی سلسلہ کی کچھ بشارات تھیں) جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر چسپاں (کی گئیں) ہیں...... شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ (یہ خبریں) اصل میں آپ کے صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق ہیں.....وہ (خبریں) بلاشبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے کے حق میں پوری ہوئیں....."

حضرت صاحب نے آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"باطل کو رد کرنے کے معاملہ میں اتنا بہادر انسان میں نے شاذ کہیں دیکھا ہو..... (امامت) کے عاشق اور فدائی...... یقیناً آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت (بانی سلسلہ) کی (پیش خبریوں) سے وہ مقام بنا ہے اور ابھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت (بانی سلسلہ) کے روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی۔ بہت دلیر انسان' (امامت) کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔ بے حد بہادر انسان تھے۔ کم اتنے بہادر انسان دیکھنے میں آتے ہیں......" (خطبہ فرمودہ 12۔ دسمبر 1997ء)

حضرت (بانی سلسلہ کی خبروں) کے مصداق' خوش نصیب بزرگ کی وفات پر ہمارے دل محزون ہیں۔

ہم آپ کی وفات پر حضرت امام جماعت الرابع اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے جملہ لواحقین سے اپنے قلبی جذبات و احساسات کا اظہار کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانے والے کو اپنی رضا کی جنتوں کا وارث بنائے رکھے اور آپ کی اولاد اور نسلوں کو حضرت (بانی سلسلہ) کی مبارک (خبروں) کا مصداق بنائے اور ان کی تمام برکات سے بہرہ ور کرے۔ آمین۔

ہم ہیں
صدر مجلس و ممبران عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان و
قائدین علاقہ و اضلاع

OOO

اللہ جلشانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو اس کی اطاعت کرو۔ اس کی محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اسی کی عبادت ہو۔ اور اللہ کے مقابل کوئی غیر تمہارا مطاع محبوب معبود مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

اس مقابلہ کا فیصلہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ علاوہ مجالس کی رپورٹوں کے اپنے انسپکٹروں کو بھجوا کر کام کا جائزہ لینے کے بعد کیا کرتی ہے۔ اس سال اس نے جو فیصلہ کیا ہے اس کی رو سے کراچی کی مجلس اول آئی ہے دوسرے نمبر پر لاہور تیسرے پر راولپنڈی چوتھے نمبر پر گوکھووال اور پانچویں نمبر پر خانیوال کی مجلس ہے لیکن یہ سفارش کی گئی ہے کہ چونکہ سیلاب کے ایام میں لاہور کی مجلس نے غیر معمولی کام کیا ہے اس لئے باوجود اس کے کہ مجموعی کارگذاری کے لحاظ سے اس کا نمبر کراچی کے بعد آتا ہے۔ پھر بھی اس سال علم انعامی لاہور کی مجلس کو دیا جائے۔ فرمایا۔ "اس میں شک نہیں کہ لاہور کی نیم مردہ جماعت میں اس سال وہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ نے زندگی کی روح پھونک دی ہے اور اس کا سہرا زیادہ تر وہاں کے قائد محمد سعید احمد صاحب اور ان کے چارپانچ رفقا کے سر ہے جنہوں نے بڑی محنت سے کام کیا۔ گذشتہ سیلاب کے ایام میں نہ صرف یہ کہ غیر معمولی طور پر لاہور کی مجلس نے خدمت خلق کا کام کیا۔ بلکہ اسے غیر معمولی طور پر پبلک میں روشناس بھی کرادیا۔ اور اس لحاظ سے اس کا کام واقعی خاص طور پر تعریف کے قابل ہے۔ لیکن میں یہ رسم نہیں ڈالنا چاہتا کہ علم انعامی اول آنے والی مجلس کو نہ دیا جائے۔ یہ رسم حوصلے کو بڑھانے کی بجائے اسے پست کرنے کا موجب ہو گی۔ ہمارے کارکنوں کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ جو مجلس اول نمبر پر ہو۔ اسے اول نمبر کا ہی انعام دیا جائے۔ پس میں باوجود اس کے کہ مرکزی مجلس نے لاہور کو علم انعامی دینے کی سفارش کی ہے۔ یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ علم انعامی حسب قاعدہ کراچی کی مجلس خدام الاحمدیہ کو دیا جائے۔ مگر ساتھ ہی سیلاب کے ایام میں لاہور کی مجلس نے جو کام کیا اس کی تعریف بھی کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ ہر مجلس کام میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی رہے گی۔"

("کلام الٰہی نے ایمان والوں) کی شناخت ہی یہ بتائی ہے۔ کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ صفت جس قوم میں بھی پیدا ہو جائے۔ اسے اتنا بلند کردیتی ہے کہ اس کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ درحقیقت یہی روح ہے جو زندگی کی علامت ہوتی ہے۔ جب کسی قوم میں مسابقت کی روح نہ رہے تو خواہ وہ کتنی ہی ترقی یافتہ ہو گرنا شروع کردیتی ہے۔ اور اگر کسی ذلیل سے ذلیل قوم میں بھی یہ روح پیدا ہو جائے تو اس کے لئے آگے بڑھنے کے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں۔

مسابقت کی روح سے دلوں میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔ پس ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ مگر ساتھ ہی اس امر کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھو۔ کہ جو قانون تم نے اپنے لئے بنایا ہے اسے چھوٹی چھوٹی وجوہ کی بناء پر نہ توڑا جائے۔ پس میں نے لاہور کی مجلس کی تعریف پہلے کی تھی۔ اور اب بھی کردی ہے۔ اس تعریف کے بعد اس کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ کراچی سے علم انعامی لے لے درحقیقت اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے۔ تو جو قربانی کراچی کی مجلس کرتی آ رہی ہے۔ ابھی تک لاہور کی مجلس اس حد تک نہیں پہنچی۔

ناظر صاحب امور عامہ کا خط جناب مجید نظامی صاحب کے نام

نوٹ:۔ مکرم ناظر صاحب امور عامہ نے درج ذیل خط مکرم و محترم مجید نظامی' نوائے وقت کی خدمت میں ارسال کیا۔ اشاعت کے لئے کاپی ہمیں بھی بھیجی گئی ہے۔

(ادارہ)

بخدمت مکرم و محترم مجید نظامی صاحب۔
"نوائے وقت" لاہور

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 19۔ دسمبر 1997ء کے شمارہ میں ایک خبر 5 کالمی شہ سرخی کے ساتھ شائع ہوئی کہ "گیمبیا نے بھی قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا۔" یہ خبر پڑھ کر بڑا ذہنی صدمہ ہوا۔ اس لئے نہیں کہ ایک ملک نے قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا بلکہ اس لئے کہ آپ کے مؤقر روزنامہ نے ایک بے بنیاد خبر کو اس آب و تاب کے ساتھ شائع کیا اور اس بات کا خیال نہیں کیا کہ کیا یہ خبر واقعی درست بھی ہے یا نہیں۔ میری رائے میں تو یہ رویہ صحافتی دیانت کے یکسر منافی ہے اور آپ کے مؤقر روزنامہ کے لئے کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ اختلاف رائے اور اختلاف عقیدہ تو مسلم ہے مگر اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کے بارہ میں ہر جھوٹی اور من گھڑت خبر شائع کرنا کہاں کی دیانت اور کہاں کا انصاف ہے۔ گذشتہ دو ہفتوں سے اخبار نوائے وقت میں احمدیت کی مخالفت میں شائع ہونے والی خبروں کا تجزیہ کیا گیا تو بیانات کا تو علم نہیں' شاید کہنے والوں نے کہا ہو گا۔ مگر خبروں کی حد تک اکثر جھوٹی اور من گھڑت اور بے بنیاد ہیں۔ ایک ایک خبر اور اس کے جھوٹ کو ظاہر کرنا بہت طول اختیار کر جائے گا جو آپ کی مصروفیات کے پیش نظر مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے مذکورہ خبر کے جائزہ سے ہی حقیقت احوال کھل جاتی ہے۔

اس خبر کو ایسے نمایاں اور جلی سرخی کے طور پر شائع کیا گیا ہے کہ گویا خبریت کے لحاظ سے تمام تر خبروں سے بالا اور اہم ہے۔ اس خبر کی حقیقت کیا ہے؟ قارئین کے لئے یہ جاننا بھی صحافت کے اعلیٰ اصولوں کی پاسداری کا تقاضہ ہے۔ نوائے وقت اخبار مخدومی حمید نظامی مرحوم کا ایک عظیم الشان اخبار تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں بارہا جماعت احمدیہ اور اس کے سرکردہ افراد کی ان خدمات کو خراج تحسین پیش کیا تھا جو پاکستان کے لئے سر انجام دیتے رہے۔ صحافتی دیانت کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ اس خبر کی صداقت جانچنے کے لئے تجویز ہے کہ آپ ہماری جماعت کا نمائندہ ساتھ لے جا کر گیمبیا میں دیکھیں تو سہی' اگر یہ خبر سچی نکلی تو اس سفر کا جملہ خرچ ہم آپ کو دیں گے اور پھر جو آپ یا آپ کا نمائندہ دیکھے وہ قارئین نوائے وقت کو بتائیں۔ اور یہ معیار خود مخدومی حمید نظامی مرحوم نے قائم فرمایا تھا اور یہی نوائے وقت کے اعتماد اور وقار اور عظمت کی ضمانت تھی۔

یہ پیشکش محض "نوائے وقت" کی خیر خواہی اور ہمدردی میں کی ہے۔ اور احمدیوں کی ایک کثیر تعداد نوائے وقت کی دیرینہ خریدار اور مستقل قاری ہے۔ ان کے دل پر کیا گزرتی ہے؟ یہ آپ پر چھوڑتا ہوں۔

مخلص
ملک خالد مسعود
ناظر امور عامہ ربوہ

ooo

اخبارات میں سے

کالاباغ ڈیم کے بارے میں چاروں صوبے مل کر فیصلہ کریں، آج جو کچھ کہا جا رہا ہے یہ 50ء میں اپنے منشور میں بیان کر دیا تھا

پاکستان کسی شخص یا خاندان کا نہیں سب کا ہے: اجمل خٹک

اس ملک کی خاطر کافر بنے، غدار کہلائے، افغانستان اور بھارت کا ایجنٹ کہا گیا، مخصوص ذہنیت کے لوگوں کی موجودگی میں اسلام بھی نہیں آ سکتا

ان قوتوں کے خلاف لڑنا چاہئے جو قومی یکجہتی پارہ پارہ کرنا چاہتی ہیں: معراج خالد ○ ہم 50 سال میں قوم نہیں بن سکے: نوابزادہ نصراللہ

کوئی حضرت عیسیٰ یا رام کی شان میں توہین کرے تو سزا ہو گی؟ پلیجو ○ ایک قوم بننا ہے تو متناسب طریقہ انتخاب اختیار کرنا ہو گا: حنیف رامے

عدلیہ میں جو کچھ ہوا اس پر فخر نہیں کیا جا سکتا: ایس ایم ظفر ○ حکمرانوں نے لوگوں کو مذہب کے حوالے سے تقسیم کرنے کی کوشش کی: پروفیسر اعجاز الحسن

قائداعظم ان مقاصد میں جیتے جی اجلاس ہوئے ان میں تعلقات نہیں ہوئی تھی: ڈاکٹر مہدی حسن ○ 295۔ سی پاکستان کو کمزور کرنے کیلئے بنائی گئی: بشن داس چوہان

قومی اتحاد و یکجہتی کے موضوع پر کرسچین لبریشن فرنٹ کے زیراہتمام کانفرنس سے نیلم شاہ، نعیم مشتاق، سیسل چوہدری اور شہباز بھٹی نے بھی خطاب کیا

لاہور۔ اے این پی کے سربراہ اجمل خٹک نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم سمیت تمام قومی مسائل کے حل کے لئے چاروں صوبوں کو مل بیٹھنا چاہئے وہ جو فیصلہ کریں گے اے این پی اس کی تائید کرے گی تاہم جو بھی فیصلے کئے جائیں عوام کے وسیع تر مفاد میں ہونے چاہئیں وہ گذشتہ روز کرسچین لبریشن فرنٹ کے زیراہتمام قومی اتحاد و یکجہتی کے موضوع پر منعقدہ ایک کانفرنس سے خطاب کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے کانفرنس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے بڑی تعداد میں شرکت کی جن میں عوامی تحریک کے سربراہ رسول بخش پلیجو' سابق نگران وزیراعظم معراج خالد' نوابزادہ نصراللہ خان' حنیف رامے' قانون دان ایس ایم ظفر' پیپلز پارٹی پنجاب کے سیکرٹری جنرل پروفیسر اعجاز الحق' پروفیسر ڈاکٹر مہدی حسن' ادارہ منہاج القرآن سے نعیم مشتاق مسلم لیگ قاسم گروپ کے سیکرٹری جنرل سیف اللہ سیف' ہندو سکھ اتحاد کے چیئرمین بشن داس چوہان' اے این پی کی رہنما بیگم نیلم شاہ عوامی قیادت پارٹی کے ڈاکٹر شہزاد علی اور سیسل چوہدری شامل تھے۔ کانفرنس کی صدارت کرسچین لبریشن فرنٹ کے صدر شہباز بھٹی نے کی۔ اجمل خٹک نے کہا کہ آج ملک جن مسائل سے دوچار ہے ان پر بحث کا وقت نہیں بلکہ مرض کی تشخیص کے ساتھ ساتھ عمل کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ جو کچھ آج کہا جا رہا ہے ہم نے یہ سب 1956ء میں اپنے منشور میں بیان کر دیا تھا اور اس ملک کی خاطر ہم کافر بنے' غدار کہلائے ہمیں افغانستان اور بھارت کا ایجنٹ کہا گیا لیکن ہم نے پارلیمنٹ میں یہ حلف اٹھایا کہ ہم اس ملک کے وفادار ہیں۔ اجمل خٹک نے کہا کہ جب تک ملک میں مخصوص ذہنیت موجود ہے مذہبی و ثقافتی حقوق کیا اسلام بھی نہیں آ سکتا بلکہ انتشار پھیلے گا اور یہ پاکستان کسی ایک شخص' خاندان کا نہیں بلکہ سب کا ہے سابق نگران وزیراعظم معراج خالد نے کہا کہ ملک کی جڑیں 60 کی دہائی میں کھوکھلا ہونا شروع ہو گئیں اور جب تک عوام تعصبات سے آزاد نہیں ہوں گے۔ تب تک جمہوریت اور ملک میں یکجہتی نہیں آ سکتی 50 سال گزرنے کے باوجود بھی ہم غلام ہیں۔ معراج خالد نے کہا کہ سپریم کورٹ کے بارے میں نوبزادہ نصراللہ نے جتنا کچھ کہا وہی کافی ہے عدلیہ کی تذلیل کرنے میں تمام ارکان پارلیمنٹ کا حصہ ہے لیکن انہیں ولی خان اور اجمل خٹک سے ایسی توقع نہیں تھی کہ وہ اس موقف کی تائید کریں گے ہمیں ان قوتوں کے خلاف لڑنا چاہئے جو قومی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنا چاہتی ہیں۔ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ گذشتہ 50 سال میں ہم پاکستانی قوم نہیں بن سکے۔ ہمارے حکمران اپنی توانائیاں انتقامی کارروائیوں پر خرچ کر رہے ہیں ملک کی اعلیٰ ترین عدالت سپریم کورٹ کو ذلیل و رسوا کیا گیا عدالت میں دہشت گردی کی گئی پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ رسول بخش پلیجو نے کہا کہ ساری دنیا میں توہین رسالتؐ کا کوئی قانون نہیں اگر کوئی شخص حضرت عیسیٰ یا رام کی شان میں توہین کرتا ہے تو کیا اسے سزا ہو گی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کوئی بھی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھک ڈاکٹر وقار منظور بسرا (الفضل فورم میں پڑھا گیا)

ہومیو پیتھی ــــ ایک تعارف

ہومیو پیتھی کے تعارف کے حوالے سے ہومیو پیتھی دریافت کرنے والی شخصیت کا تعارف بہت ضروری ہے۔ سیموئیل کرسچن ہانمن 10۔ اپریل 1755ء میں یعنی آج سے تقریباً اڑھائی سو سال پہلے جرمنی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ایک فیکٹری میں چینی کے برتنوں پر نقش و نگار بنا کر اپنا گزارہ کیا کرتے تھے۔ ہانمن جب چند جماعتیں سکول میں پڑھ چکے تو ان کے والد نے تعلیم کا خرچہ برداشت سے باہر ہونے کے سبب انہیں سکول سے ہٹا کر اپنے ساتھ کام پر لگانا چاہا لیکن ہانمن کے اساتذہ نے ان کے والد پر زور دیا کہ وہ اپنے ذہین بیٹے کو تعلیم جاری رکھنے دیں۔ اور یہ کہ تعلیم پر اٹھنے والے اخراجات کے بندوبست کے سلسلے میں وہ بھی مدد کریں گے۔ اس زمانہ میں عیسائی دنیا میں لاطینی یونانی زبانیں وغیرہ سیکھنے کا بہت رجحان تھا۔ ہانمن نے بھی کم عمری میں کئی زبانیں سیکھ لیں۔ انہی زبانوں کی ٹیوشن پڑھا کر وہ اپنی پڑھائی کے اخراجات اٹھاتے رہے پھر لپ زگ یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا جہاں سے انہوں نے ڈاکٹر آف میڈیسن کی ڈگری حاصل کر لی۔ اور ایک قصبہ میں پریکٹس شروع کر دی۔ اس دوران کئی زخمی فوجیوں کے علاج کا انہیں موقع ملا جو انہوں نے روایتی طریق سے ہٹ کر منفرد انداز میں کیا۔ وہ یہ کہ انہوں نے زخمیوں کو صرف الکحل سے دھویا اور پٹی تبدیل کرتے رہے اور ان کے مشاہدہ میں یہ بات آئی کہ مریض بغیر کسی دوا کے اپنی قدرتی قوت مدافعت کے ذریعہ سے مکمل طور پر شفایاب ہو گئے اپنے اس مشاہدہ کو انہوں نے ایک کتابچہ کی شکل میں چھپوا بھی دیا یہ گویا مروجہ علاج کے خلاف ان کی پہلی بغاوت تھی۔ اپنی آئندہ پریکٹس میں انہوں نے یہ مزید مشاہدہ کیا کہ ان کے دور کے علاج کے طریق مرض دبا کر مریض کے لئے مزید مشکلات کا باعث بنتے ہیں جب انہیں اپنے اس مشاہدہ پر یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنی کامیاب پریکٹس فوراً چھوڑ دی اور اتنی مشکلوں سے حاصل کردہ ڈاکٹری کی تعلیم اور اپنے کنبہ کی کفالت کے ذریعہ کے مقابلہ پر اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہا اور باقاعدہ یہ اعلان کیا کہ انسانوں کو مزید دکھ دینے کی بجائے بہتر ہے کہ میں اپنی میڈیکل پریکٹس ترک کر دوں۔

اب وہ نہایت کسمپرسی کی حالت میں زندگی بسر کرنے لگے زیادہ تر گزر بسر طب کی کتابوں کے تراجم کرنے سے ہوئی۔ اب خدا تعالیٰ نے ان کی انسانی ہمدردی کی بنا پر اس قربانی پر انہیں اس طرح نوازا کہ 1790ء میں وہ سکاٹ لینڈ کے ایک مشہور ڈاکٹر ولیم کلن (William Cullin) کی انگریزی میں لکھی ہوئی ایک کتاب کا ترجمہ کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک جگہ یہ پڑھا کہ کونین بنانے کی ایک فیکٹری میں مزدوروں پر ملیریا بخار کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یعنی پہلے کچھ دیر یک دم کپکپی اور پھر بخار چڑھ جاتا ہے جب کہ فیکٹری کے اردگرد کوئی ملیریا کی وبا نہیں۔ ہانمن کے تحقیقی ذہن نے اس عجیب بات پر غور کرنا شروع کر دیا انہوں نے نتیجہ نکالا کہ اپنے آپ پر اس کا تجربہ کرنا چاہئے انہوں نے نہایت تھوڑی سی کونین یعنی چائنا (China) لی اور کھالی یہ عمل کئی بار دہرانے سے ان پر بھی ملیریا کی سی کیفیت شروع ہو گئی یعنی پہلے کپکپی پھر کچھ دیر تیز بخار جو بغیر کسی دوا کے ختم ہو گیا پھر وہ جب یعنی چائنا کھاتے ملیریا کی سی کیفیت شروع ہو جاتی اب یہ ایک بڑی عجیب بات تھی کہ کونین جو ملیریا کے لئے ایک مشہور دوا ہے وہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار لینے سے ملیریا ہی کی کیفیت پیدا کر سکتی ہے اس تجربہ سے ہومیو پیتھی میٹریا میڈیکا کی بنیاد پڑی۔

اب انہوں نے سو کے قریب مزید ادویات نہایت قلیل مقدار میں بار بار لے کر اپنے پر اپنے خاندان کے افراد پر اور دوستوں پر آزمائی شروع کر دیں اور یہ حیرت انگیز بات سامنے آئی۔ کہ نہایت قلیل مقدار میں بالکل تندرست صحت مند آدمی کو بار بار یہ دوائیں دینے سے ایک خاص طرح کی علامتیں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس سے قبل ایسی ادویات کا استعمال زیادہ مقدار میں ہوتا تھا اور وہ بھی بیماروں پر اثرات دیکھنے کے لئے۔ یہ ہومیو پیتھی دواؤں کی منفرد بات ہے کہ تندرست اور صحت مند آدمی پر آزمائی جاتی ہیں۔

اب دوسرا مرحلہ آتا ہے ہانمن نے اپنی قلیل مقدار والی دواؤں کو ایسے حقیقی مریضوں پر استعمال کرنا شروع کیا جن میں دواؤں سے مماثلت رکھنے والی علامات موجود تھیں اور یہ حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ گو دوا لینے کے بعد کچھ دیر کے لئے مریض کی طبیعت مزید بگڑ جاتی ہے لیکن پھر اسے مکمل آرام آجاتا ہے۔ جس میں کوئی مضر اثرات بھی نہیں ہوتے اب ہانمن کے ان تجربات کا چھپنا تھا کہ ان کے خلاف ایک ہنگامہ برپا ہو گیا اس زمانہ میں جرمنی کی حکومت کا یہ قانون تھا کہ ڈاکٹر کے نسخہ پر ادویات بنانے والے دوکاندار حکومت سے لائسنس حاصل کرتے تھے اب ان کا کاروبار ہانمن کی نئی سستی دواؤں کی وجہ سے خطرے میں پڑ گیا اور انہوں نے متحد ہو کر ہومیو پیتھی کے خلاف محاذ کھڑا کر دیا۔ اور ہانمن کو ناکام کرنے کے لئے پورا زور لگا دیا نتیجۃً ہانمن کو اپنا شہر چھوڑنا پڑا اور وہ ایک لمبا عرصہ دربدر پھرتے رہے اس دوران انہوں نے اپنی تین مشہور کتابیں لکھیں۔

آرگینن آف میڈیسن

Organon of Medicine جو ہومیو پیتھی بنیادی کتاب تسلیم کی جاتی ہے اور اس میں ہومیو پیتھی کے تعارف کے ساتھ ساتھ اس کے تمام قوانین تفصیل سے درج ہیں۔

میٹریا میڈیکا پیورا

Materia Medica Pura یعنی ہومیو پیتھی دواؤں کے خواص پیورا اس کا نام اس لئے رکھا گیا کہ اس میں صرف دواؤں کے وہ اثرات درج تھے جو تندرست آدمیوں میں مشاہدہ کئے گئے نہ کہ مریضوں پر۔

کرانک ڈیزیز

Chronic Diseases یعنی مزمن امراض اس تیسری معرکہ الآراء تصنیف میں ہانمن نے یہ عظیم انکشافات کئے کہ تمام انسانی امراض دراصل تین گہری بیماریوں کی وجہ سے ہوتی ہیں یعنی سورا (Psora) آتشک (Syphilis) اور سوزاک (Sycosis) اور یہ کہ ہم علاج کے مختلف طریقوں سے انہیں دبا تو سکتے ہیں یا ان کی شکل تو بدل سکتے ہیں لیکن یہ مکمل طور پر مریض کا پیچھا صرف ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ہی چھوڑتی ہیں۔ وگرنہ وقفوں سے بار بار ساری زندگی مریض پر حملہ آور ہوتی رہتی ہیں۔

ان کتب کی تصنیف تک ہانمن کے بہت سے شاگرد پیدا ہو چکے تھے اور گو ہومیو پیتھی جرمنی کی سرحدیں پھلانگ کر دوسرے ممالک تک پہنچ چکی تھی لیکن صحیح معنوں میں آزادانہ طور پر ہانمن نے ہومیو پیتھی کی پریکٹس اور اشاعت 1835ء میں شروع کی جب وہ دوسری شادی کے بعد مستقلاً جرمنی سے فرانس منتقل ہو گئے۔ اور یاد رہے یہی سال حضرت بانی سلسلہ کی ولادت کا مبارک سال ہے۔ اور اسی سال 1835ء ہی میں ہومیو پیتھک فلسفہ کی اہم ترین کتاب Chronic Diseases کا پہلی مرتبہ انگریزی ترجمہ دنیا نے دیکھا۔ فرانس میں قیام کے دوران ہانمن کو بہت عزت شہرت اور زندگی کی آسائشیں نصیب ہوئیں۔ اور آخر کار 1843ء میں اس جہان فانی سے یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے کہ "میں نے اپنی زندگی ضائع نہیں کی۔"

یہاں پر ایک ایمان افروز حقیقت بتاتا چلوں کہ ہومیو پیتھی کو اپنے تمام شعبوں میں جو انتہائی عروج نصیب ہوا تو وہ حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں ہی نصیب ہو گیا تھا۔ اور تمام بنیادی کام مکمل ہو چکا تھا۔ مثلاً ڈاکٹر ایلن کا بارہ جلدوں کا انسائیکلو پیڈیا 1874ء میں تصنیف ہوا۔ جو کہ ہومیو پیتھی کا سب سے بڑا ریفرنس ورک ہے۔

- Herring کا دس جلدوں پر مشتمل چوٹی کا میٹریا میڈیکا 1879ء میں لکھا گیا۔ (کینٹ کے لیکچرز زیادہ تر اسی بناء پر کرکے دیئے گئے)
- ہیوز (Hughes) کا سائیکلوپیڈیا 1886ء میں چھپا۔
- دل کی تکالیف پر چوٹی کی کتاب Diseases of Heart ڈاکٹر ہیل (Hale) نے 1875ء میں تصنیف کی۔
- ہومیو پیتھی میں بچوں کی امراض پر مستند ترین کتاب جرمن ڈاکٹر (C.G.Rave) نے Diseases of Children کے نام سے 1906ء میں لکھی۔
- عورتوں کی امراض پر بھی ہومیو پیتھی میں مستند ترین کتاب ڈاکٹر ہنری (Henry Guernsey) نے اسی دور میں لکھی۔
- پیٹ کی تکالیف پر معتبر ترین ہومیو پیتھی کتاب James Bell نے 1869ء میں تحریر کی۔
- مختلف قسم کے بخاروں پر جامع اور مستند ترین کتاب Therauptics of Fever ڈاکٹر ایچ۔ سی۔ ایلن (H.C.Allen) نے 1879ء میں لکھی۔
- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا پسندیدہ ترین، شہرہ آفاق میٹریا میڈیکا ڈاکٹر کینٹ (James Tyler Kent) نے 1904ء میں تصنیف کیا جس کے اقوال آج بھی سچ ثابت ہو رہے ہیں۔

غرض ان چوٹی کے ہومیو پیتھس نے بھی حضرت بانی سلسلہ کی حیات کے دوران انتشار نور سے فائدہ اٹھایا۔

پچھلی صدی میں ہومیو پیتھی پر ہونے والے کاموں اور موجودہ صدی میں ہونے والے کام میں ایک مماثلت یہ بھی ہے کہ گزشتہ صدی میں ہونے والا تمام کام عیسائیوں کے ایک فرقہ "سویڈن بورجینز" (Sweden Borgians) نے کیا۔ تمام بڑے ہومیو پیتھ ہیرنگ، کینٹ وغیرہ اور مشہور ہومیو پیتھک دوا ساز ادارہ بوریک اینڈ ٹافل (Boericke and Taufle) اور ہومیو پیتھک کتب چھاپنے والا ادارہ تمام سویڈن بورجین تھے۔ عیسائیوں کا یہ فرقہ روحانیت کی طرف بہت زیادہ رجحان رکھتا تھا اور اس دور میں بھی الہام کا قائل تھا۔ اس لئے انہیں ہومیو پیتھک فلسفہ سمجھنے میں زیادہ وقت پیش نہ آئی کہ ہومیو پیتھی دواؤں میں اصل مادہ بظاہر ختم ہو جانے کے باوجود اثر باقی رہتا ہے۔ جس طرح امام جماعت احمدیہ الرابع نے بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ایک کتاب تصنیف کی اور دواؤں کے بکس بنوا کر دنیا میں پھیلائے اس سے ملتی جلتی کوشش گزشتہ صدی میں اس عیسائی فرقہ (Sweden Borgians) نے بھی کی۔ موجودہ صدی میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہومیو پیتھی جو ایک طرح کا روحانی علاج ہے، کو سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔

ہانمن کی وفات کے بعد امریکہ ہومیو پیتھی کا مرکز بن گیا۔ ہومیو پیتھی پر مندرجہ بالا فہرست کی تمام تصانیف ان ڈاکٹروں نے کیں جو اس سے قبل امریکہ کے ذہین ترین ایلو پیتھ ڈاکٹر تھے۔

یہاں یہ امر بھی بیان کرتا چلوں کہ حضرت بانی سلسلہ کے وصال کے بعد کے عرصہ میں ہومیو پیتھی پر زوال آنا شروع ہوتا ہے۔ اور پھر وہ وقت آیا کہ پورے امریکہ میں ایک بھی ہومیو پیتھی کالج یا ہسپتال نہ رہا۔ اور اب گزشتہ دس بارہ سالوں سے ہومیو پیتھی کی ایک انقلابی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

اندازے ہی اندازے

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بمبئی کی ایک سڑک پر کہیں تشریف لے جارہے تھے۔ آپ کے ساتھ کچھ اور دوست بھی تھے ان میں مولانا ابوالعطا جالندھری بھی تھے۔ حضرت صاحب نے ایک اچھی خاصی بڑی عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولانا ابوالعطا صاحب سے پوچھا کہ بھلا آپ کے خیال میں اس پر کیا لاگت آئی ہو گی۔ محترم مولوی صاحب کو تو عمارتوں کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لگتا ہے کہ اس پر ایک لاکھ روپیہ خرچ آیا ہو گا۔ حضرت صاحب مسکرائے اور فرمایا کہ کیا ایک لاکھ میں یہ عمارت بن سکتی ہے۔ محترم مولانا صاحب نے سمجھا کہ یہ رقم کم بتائی گئی ہے اس لئے کچھ بڑھا کے بتانی چاہئے۔ کہنے لگے کہ شائد بیس لاکھ روپیہ خرچ آیا ہو گا۔

اب ان دونوں اندازوں میں کتنا فرق ہے اور عام طور پر اندازوں میں فرق ہو تا ہی ہے۔ ہم بلا سوچے سمجھے دو اندازے ایسے پیش کر دیتے ہیں جن کا درمیانی فاصلہ بہت زیادہ ہو تا ہے۔ مثلاً ایک جلسے میں حاضرین کی تعداد پوچھی جائے تو کہہ دیا جاتا ہے کہ لگتا ہے کہ ایک لاکھ لوگ تو ضرور ہوں گے۔ نہیں۔ ایک لاکھ سے دو لاکھ تک۔ اب اندازہ کیجئے کہ ایک لاکھ سے دو لاکھ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ لیکن اندازہ لگانے والے نے کہا کہ ایک لاکھ یا دو لاکھ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح اندازے لگانا بڑا مشکل کام ہے۔ اگر ہم کسی سے یہ پوچھیں کہ پاکستان میں ایسے لوگ جن کا ایک پاؤں نہیں ہے کتنے ہیں تو شائد کوئی اندازہ لگایا ہی نہ جاسکے۔ لیکن گذشتہ دنوں پتہ لگا کہ امریکہ میں انہوں نے گنجے لوگوں کی تعداد بھی گن رکھی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس وقت امریکہ میں چار کروڑ گنجے لوگ موجود ہیں۔ اور یہ بتایا انہوں نے اس لئے کہ ایک نئی دوا گنجے پن کو دور کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے اور اس دوا کی پذیرائی بھی ہوئی ہے اور اس کے خلاف بھی بہت سی باتیں کہی گئی ہیں۔ گنجوں کا جو صدر ہے اس نے اس دوائی کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ بالکل غیر ضروری ہے اور اسی نے ایک فقرہ یہ بھی کہا کہ ہر وہ بال جو ہمارے سر پر نہیں ہے ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔ جب اس نے یہ فقرہ کہنا شروع کیا تو ہمارے دل میں خیال آیا کہ شائد وہ ہر اس بال کے متعلق بات کرے گا جو سر پر موجود ہے لیکن جو بال موجود ہے اس پر گنجا آدمی کیوں فخر کرے۔ یا کم از کم گنجوں کا صدر کیوں فخر کرے' وہ تو گنجے پن پر فخر کرتا ہے اور گنجے پن کا مطلب بالوں کا نہ ہونا ہے۔ اس لئے اس نے کہا کہ ہر وہ بال جو ہمارے سر پر نہیں یا اگ کر گر گیا ہے اور اب وہاں موجود نہیں اس کی ہم قدر کرتے ہیں وہ ہمارے لئے قابل فخر ہے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دوائی جو گنجے پن کو دور کرنے کے لئے بنائی گئی ہے یہ غیر ضروری ہے۔ بلکہ ہمیں اس کے خلاف احتجاج کرنا ہے یعنی ہم اپنے گنجے پن سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ اگر کوئی یہ کہے کہ ہم اس گنجے پن کو دور کر سکتے ہیں تو ہمیں اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ وہ ہمارے ایک پیارے پہلو کو زائل کر دینا چاہتا ہے۔ ہمارے سر پر بال اگانا چاہتا ہے۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ بعض لوگ وگ لگاتے ہیں اپنے گنجے پن کو چھپانے کے لئے۔ اسی طرح بعض لوگ اپنے گنجے پن کو ظاہر کرتے ہیں ان کے سر کے درمیان میں بال نہیں ہوتے یوں لگتا ہے کہ انہوں نے بالوں کی ایک جھالر پہنی ہوئی ہے۔ گویا کہ ایک کنپٹی سے لے کر دوسری کنپٹی تک بال ہیں لیکن باقی سر پر بال ندارد۔ اور وہ اسے بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ گویا کہ گنجے پن کو اچھا سمجھتے ہیں۔

بہرحال اصل بات گنجے پن کی نہیں ہو رہی تھی اصل بات اندازے لگانے کی ہو رہی تھی۔ آپ خود کسی وقت اندازہ لگا کر دیکھئے کہ اگر آپ سے پوچھا جائے کہ اس شہر کی آبادی کتنی ہو گی تو آپ کہیں گے کہ ایک لاکھ سے دو لاکھ تک۔ اب دیکھئے اس میں کتنا فرق ہے اگر آپ صحیح اندازہ لگا سکیں تو یوں ہونا چاہئے کہ ایک لاکھ ہو گی یا ایک لاکھ دس ہزار ہو گی۔ لیکن ایک لاکھ ہو گی یا دو لاکھ ہو گی اس میں تو بہت بڑا فرق ہے۔ بہرحال اندازے اسی طرح لگائے جاتے ہیں اور اندازوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ان کے اعداد و شمار ہمیشہ غلطی کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ جسے کہتے ہیں Misleading۔ کہتے ہیں کہ اعداد و شمار Misleading ہوتے ہیں۔ آئندہ آپ ایسا کر کے دیکھیں کہ کسی ہجوم کا اندازہ لگائیں اور پھر سوچنے بیٹھ جائیں کہ اندازے کا پہلا سرا درست ہے یا دوسرا تو آپ حیران ہوں گے کہ ان دونوں میں بہت فرق ہو تا ہے۔

اس بات کو صحافت میں بھی خاص طور پر مد نظر رکھا جاتا ہے۔ پہلے کہا کرتے تھے کہ جب حکومت کوئی اعداد و شمار پیش کرتی ہے خاص طور پر جلسے جلوس کی تو در اصل اس سے دس گنا افراد موجود ہوتے ہیں۔ کہتے تھے کہ حکومت کی دی ہوئی تعداد کو دس سے ضرب دے کر پیش کریں تو اندازہ درست ہو گا۔ معلوم نہیں آج کل بھی یہی بات ہے یا نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک شخص اندازہ لگاتا ہے تو بہت تھوڑی تعداد بتاتا ہے۔ ہو سکتا ہے تھوڑی تعداد بتانا اس کے لئے مفید ہو۔ دوسرا شخص اندازہ لگاتا ہے تو بہت زیادہ تعداد بتاتا ہے اور اس کے لئے یوں معلوم ہو تا ہے کہ جب تک وہ زیادہ تعداد نہ بتائے اسے مزا ہی نہیں آئے گا۔ اس کی بات پر لطف نہیں ہو گی اور اپنی بات کو پر لطف بنانے کے لئے اور شائد رعب جھاڑنے کے لئے وہ اندازہ بہت زیادہ پیش کرتا ہے۔

پس اندازوں کے متعلق کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

○○○

ہماری تاریخ

اداریہ الفضل مورخہ 7 جنوری 1960ء

الفضل

وقفِ جدید کی اہمیّت

جیسا کہ احباب الفضل میں حضرت امام جماعت الثانی کا "وقف جدید" کے متعلق اعلان پڑھ چکے ہیں۔ تحریک "وقف جدید" کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہے یاد رہے کہ وقف جدید کے دو پہلو ہیں ایک ذاتی اور ایک مالی۔ حضرت صاحب نے اس تحریک کا آغاز کرتے ہوئے ان دونوں پہلوؤں کی تشریح فرمادی ہوئی ہے ہمیں یقین ہے کہ احباب ان دونوں پہلوؤں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ذاتی پہلو تو یہ ہے کہ احباب اپنے آپ کو اس تحریک کے لئے وقف کریں اور مالی پہلو یہ ہے کہ کم سے کم آٹھ آنے ماہوار چندہ دیا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ زمیندار دوست زمین وقف کریں۔

اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ (دعوت الی اللہ) کے لئے ایک ایسا بنیادی ادارہ قائم ہو جائے کہ جس کا آغاز نہایت ابتدائی حالتوں سے کیا جائے اور اس کو پھیلاتے پھیلاتے نہ صرف ایک علاقہ بلکہ تمام ملک میں اور نہ صرف ایک ملک میں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں اس کا جال وسیع ہو تا چلا جائے۔ اور اس طرح (دعوت الی اللہ) کی مہم ایک عالمگیر صورت اختیار کرلے۔

اس تحریک کا تصور جمانے کے لئے آپ بنیادی جمہوریتوں کی مثال لے سکتے ہیں وقف جدید کی تحریک اسی طرح کی ہے جیسی کہ بنیادی جمہوریتوں کا سلسلہ ہے۔ جو آج ہماری حکومت نے پاکستان میں رائج کیا ہے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت الثانی نے وقف جدید کا آغاز کرتے ہوئے اپنے خطبہ میں فرمایا ہے:-

"میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے کہ کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے لیکن اگر مہاجال ڈالا جائے تو دریا کی ساری مچھلیاں اس میں آجاتی ہیں ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے ایک ایک مچھلی ہی ہمارے ہاتھ میں آتی رہی ہے لیکن اب مہاجال ڈالنے کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو پھر لڑکوں اور لڑکیوں کے ماں باپ تک ہماری پہنچ ہو۔ اور اس کے بعد سارے گاؤں تک ہماری پہنچ ہو جائے پھر گاؤں سے نکل کر چار چار پانچ میل تک کے دیہات میں ہماری پہنچ ہو جائے اور پھر یہ دائرہ وسیع ہو جائے اس کے بعد اور ترقی کرے اور یہ دائرہ 45 میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ 60 میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ 75 میل تک چلا جائے۔ پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ 90 میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ 120 میل تک چلا جائے گویا اگر ہم صرف بیس سکول کھول دیں اور پندرہ پندرہ میل کے دائرہ میں ایک سکول رکھیں تو 300 میل تک ہمارا دائرہ بڑھ جاتا ہے اور اگر 20 سکول ایک طرف ہوں اور بیس سکول دوسری طرف ہوں تو 300 میل ادھر اور 300 میل ادھر ہمارا دائرہ بڑھ جاتا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارا دائرہ 90 ہزار مربع میل تک وسیع ہو جاتا ہے اور سارے پنجاب کا رقبہ 62 ہزار مربع میل ہے۔ غرض اگر ہم اس تجویز پر عمل کریں تو رفتہ رفتہ سارا مغربی اور مشرقی پاکستان اس کے احاطہ میں آجاتا ہے۔ پس جب تک ہم اس مہاجال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (خطبہ فرمودہ 3۔ جنوری 1958ء)

آج نیکی اور بدی۔ رحمان اور شیطان کے آخری معرکہ کا زمانہ ہے۔ آج شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور تمام ذرائع شیطنت کو لے کر اس جنگ کے لئے میدان کارزار میں نکل آیا ہے یاد رکھنا چاہئے کہ آج مغربی بے خدا تہذیب جس کے علمبردار مادہ پرست ہیں شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے جس سے وہ بنی نوع انسان کو فتح کر رہا ہے اور اس کو مذہب اور اخلاق سے منحرف کرنے میں مصروف ہے اس کا مقابلہ کسی اور مذہب سے نہیں ہے بلکہ اس کا مقابلہ براہ راست (دین حق) کے ساتھ ہے چنانچہ روس جو اس وقت دہریت اور اتحاد کا سربراہ ہے نہایت منظم طور پر (دین حق) کو (اللہ پناہ دے) دنیا سے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ ذیل میں اشتراکی دنیا میں (دین حق) کے خلاف "مضمون سے جو 4 جنوری 1960ء کے نوائے وقت میں شائع ہوا کچھ اقتباسات درج کئے جاتے ہیں:-

"جنوری 1959ء میں ماسکو میں روسی اشتراکی پارٹی کی 21 ویں کانگرس میں مذہب کے خلاف مہم تیز تر کرنے کے لئے کہا گیا اس مہم کا خاص نشانہ روس کے مسلمان بنے۔

کاکیشیا قازقستان کرغیزیہ' ازبکستان اور کسی زمانہ کے غالب مسلم آبادی کے علاقوں میں مذہب کے خلاف سرگرمیوں کے جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ حملہ کے لئے اشتراکیوں نے مختلف قسم

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں 75 ہزار افراد کا قتل

مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی جو تحریک آٹھ برس قبل شروع ہوئی تھی اس میں ایک اندازے کے مطابق اب تک 75 ہزار کشمیری جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کے بہنوئی جی ایم شاہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ فاروق عبداللہ کی حکومت کے 14 ماہ میں ساڑھے تین ہزار کشمیریوں کو آزادی مانگنے کے جرم میں موت کی نیند سلایا جا چکا ہے۔ بھارتی فوجی کشمیریوں کی نسل کشی کر رہے ہیں۔ بھارت میں لوک سبھا کے جو انتخابات ہونے والے ہیں مقبوضہ کشمیر میں وہ بھی ماضی کی طرح فراڈ ثابت ہوں گے۔ کیونکہ کشمیری عوام کو بھارتی حکومت کے انتخابات سے کوئی دلچسپی نہیں۔

کشمیری لیڈروں غلام محمد سنجی اور غلام احمد گلزار نے بتایا کہ مقبوضہ کشمیر کے شہر سری نگر میں درگاہ شاہ ہمدان کو آگ لگانے کے ذمہ دار فاروق عبداللہ ہیں۔ بھارتی حکام نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں کی اس مقدس درگاہ کو تباہ کیا ہے۔ بھارتی فوجی آٹھ سال سے کشمیریوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ درگاہ شاہ ہمدان کو آگ لگانے کے واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔

مقبوضہ کشمیر کے شہر بانیہال میں بھارتی فوج کے مظالم کے خلاف ہڑتال سے زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ بھارتی فوجیوں نے احتجاج کرنے والے ایک مرد اور ایک عورت کو ہلاک کر دیا۔ جس کے جواب میں کشمیری مجاہدین نے کنٹرول لائن پر 137 بارڈ سیکیورٹی فورس کی ایک چوکی پر حملہ کیا اس کے علاوہ پونچھ اور کپواڑہ میں بھی بھارتی فوجیوں پر حملے کئے گئے۔ اور چار بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

ooo

چین روس معاہدہ

چین اور روس کے درمیان ایک نہایت اہم معاہدہ طے پایا ہے۔ اس معاہدے کے تحت روس چین میں 3۔ ارب ڈالر کی لاگت سے ایٹمی بجلی گھر قائم کرے گا۔ اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس معاہدے کو ایک غیر معمولی واقعہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اس معاہدے پر چین کے دارالحکومت بیجنگ میں روس کے وزیر اعظم لی پنگ اور روس کے اول نائب وزیر اعظم نے دستخط کئے۔ اس معاہدے کے تحت روس چین کو ایک ایک ہزار میگاواٹ کے دو بڑے ایٹمی ری ایکٹر فراہم کرے گا۔ اس ایٹمی بجلی گھر کی تعمیر 1999ء میں شروع کر دی جائے گی۔

ooo

افغان صوبے کو امداد کی ترسیل

پاکستان کی مدد سے افغانستان کے صوبے بامیان کو خوراک اور دیگر اشیاء کی فراہمی کا کام جاری ہے۔ اقوام متحدہ کے خوراک پروگرام کے تعاون سے اس صوبے میں غذائی اشیاء کی ترسیل بذریعہ ہوائی جہاز کی جا رہی ہے۔ یہ صوبہ افغانستان کے اندرونی خلفشار کے باعث زمینی راستوں سے رسد کے ذرائع سے محروم ہو چکا ہے اور یہاں کے عوام شدید غذائی قلت کا سامنا کر رہے ہیں۔ پاکستان کی مدد سے اس صوبے میں 20 میٹرک ٹن گندم 3 میٹرک ٹن چینی اور ایک میٹرک ٹن دالوں کے علاوہ کمبل بھی فراہم کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ شدید سردی کے موسم میں اس صوبے کے عوام کو سردی کی شدت سے بچایا جا سکے۔

ooo

کینیا کے صدارتی انتخاب

کینیا کے صدارتی انتخاب میں شدید ہنگامہ آرائی اور بدنظمی دیکھنے میں آئی ہے۔ ان واقعات کی وجہ سے ووٹنگ ایک دن مزید جاری رکھی جائے گی۔ اس کے باوجود ووٹنگ کی شرح بے حد کم ہے۔ صدارتی انتخاب میں نظم و ضبط کے فقدان پر عالمی رائے عامہ نے تشویش کا اظہار کیا ہے کیونکہ اس سے انتخابات کا منصفانہ انعقاد مشکوک ہو کر رہ گیا ہے۔ 14 سال سے ملک کی صدارت پر فائز صدر ڈینیل ارپ موئی نے کہا ہے کہ وہ اس بار آخری دفعہ صدارتی انتخاب میں امیدوار ہیں۔ نظم و ضبط کے فقدان کا یہ حال تھا کہ کئی پولنگ سٹیشنوں پر پولنگ کا وقت شروع ہو جانے کے کئی گھنٹوں تک بیلٹ پیپر نہیں پہنچ پائے تھے۔ صدر موئی کے مخالف صدارتی امیدواروں نے ان پر دھاندلی کے الزامات لگائے ہیں۔

ooo

الجزائر میں مزید کشت و خون

ابھی مقبوضہ کشمیر میں 75 ہزار مسلمانوں کے آزادی حاصل کرنے کی خاطر جان دینے کا تذکرہ قارئین پڑھ چکے ہیں۔ الجزائر نے بھی اسی طرح اس سے بھی زائد جانوں کی قربانی دیکر فرانس سے آزادی حاصل کی تھی اور سالہا سال آزادی کی جنگ جاری رکھی تھی۔ لیکن لاکھوں جانوں کی قربانی سے قائم ہونے والے ملک الجزائر میں اب ہزاروں افراد باہمی خانہ جنگی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق ملک میں مزید 74- افراد کو ان کے گلے کاٹ کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ملک میں اسلامی نجات فرنٹ (اسلامک سالویشن فرنٹ) کا ایک ذیلی جنگجو ادارہ اس ہولناک قتل عام کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ جواباً حکومت بھی اس کے ارکان کو ہلاکت کی گہری وادی میں دھکیل دیتی ہے۔ اور یوں 1992ء کے بعد سے پانچ سال کے اندر ہزاروں کی تعداد میں انسان جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

دماغ میں اللہ کو ماننے کے حصہ کی دریافت

سنڈے ٹائمز لندن 2 نومبر 1997ء

از سٹیو کونرز- سائنسی نامہ نگار

سائنس دانوں نے انسانی دماغ میں ایک "God Module" دریافت کیا ہے جو انسان میں بتدریج بڑھنے والی مذہب پر ایمان لانے کی حس کا ذمہ دار ہے۔ مرگی کے ایسے مریض جو بہت زیادہ گہرے روحانی تجربات سے گذرتے ہیں ان کے متعلق تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دماغ کے سامنے والے حصے میں عضلات کا ایک سرکٹ ہوتا ہے جو کہ برقیاتی طور پر اس وقت متحرک ہو جاتا ہے جب وہ خدا کی طرف دھیان لگاتے ہیں۔

سائنس دانوں نے کہا ہے کہ اگرچہ تحقیق اور اس کے نتائج ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہیں لیکن اب تک کے جائزے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خدا پر ایمان لانے کا عمل دماغ میں مضبوطی سے راسخ ہے۔

مرگی کے ایسے مریض جن پر دماغ کے اگلے حصہ پر حملہ ہوتا ہے انہیں اکثر گہرے روحانی تجربات ہوتے ہیں اور اکثر وہ مذہبی روحانیت سے مغلوب ہو جاتے ہیں سان ڈیاگو کی یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے دماغ کے متعلق تحقیق کرنے والے سائنس دانوں کی ایک ٹیم نے کہا ہے کہ ایسے مریضوں پر مرگی کا حملہ اس وقت ہوتا ہے جب دماغ میں اگلے حصہ میں واقع اس God module والے نروز Nerves کو زیادہ تحریک ملے۔ ہو سکتا ہے کہ Temporal Lobes میں کوئی ایسی دماغی مشینری ہو جس کا تعلق مذہب سے ہو۔ یہ شائد اس لئے تخلیق کی گئی ہو کہ اس سے سوسائٹی میں نظم اور استحکام پیدا کرنا مقصود ہو۔ یہ بات اس ٹیم نے ایک کانفرنس میں بیان کی۔

سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اب تک کے نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کسی شخص کا مذہب یا محض خدا پر یقین رکھنا اس بات پر منحصر ہے کہ دماغ کے اس حصے کا الیکٹرک سرکٹ کتنا بہتر ہے۔

ڈاکٹر ولیانور راماچندرن جو کہ اس ٹیم کے سربراہ ہیں انہوں نے کہا کہ اس سٹڈی میں مرگی کے مریضوں کا مقابلہ نارمل لوگوں سے کیا گیا تھا۔ اور خاص طور پر ان نارمل لوگوں سے جو کہ بہت زیادہ مذہبی تھے۔

Electrical Monitors کے ذریعے جلد پر تجربات کئے گئے جو کہ دماغ کے ٹمپورل لوبس Temporal Lobes کی کارکردگی جانچنے کے لئے ایک معیاری ٹسٹ ہے اس سے معلوم ہوا کہ مرگی کے مریضوں اور شدید مذہبی رجحانات رکھنے والے عام لوگوں۔ دونوں نے اس ٹسٹ میں ایک جیسے ردعمل کا اظہار کیا جب انہیں ایسے الفاظ دکھائے گئے جن کا روحانی ایمان سے تعلق تھا۔

ارتقا سے تعلق رکھنے والے سائنس دانوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ خدا پر ایمان جو کہ تمام دنیا میں اور تاریخ کے تمام ادوار میں انسانی معاشروں میں عام رہا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ دماغ کے پیچیدہ الیکٹرک سرکٹس میں موجود ہو جو کہ افراد کے درمیان تعاون بڑھانے کے لئے قائم کیا گیا ہو۔

اگر یہ تحقیق صحیح ہے اور ایسا کوئی "God Module" موجود ہے پھر اس کا مطلب ہو گا کہ وہ لوگ جو دہریہ ہیں ان کے دماغ کے الیکٹرک سرکٹ کی تشکیل دوسرے لوگوں سے مختلف ہو گی۔

بشپ آف آکسفورڈ رچرڈ ہیریز کا کہنا ہے کہ آیا کوئی ایسا "God Module" موجود ہے یہ ثابت کرنا سائنس دانوں کا کام ہے نہ کہ مذہبی لوگوں کا۔ یہ بات کوئی حیران کن نہیں ہو گی کہ خدا تعالیٰ نے ہماری تخلیق اسی طرح کی ہو جس سے ہمیں اس پر ایمان لانے میں مادی آسانی بھی حاصل ہو سکے۔

ooo

آپ کا خط ملا

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج حال وکیل وقف نو ربوہ سے لکھتے ہیں۔

پیارے برادرم محترم

(سلام)

آپ پر قیامت گزر گئی۔ زندگی کے سفر میں آپ اکیلے رہ گئے۔ میں ایک اپاہج اپنے آپ میں گم بلکہ گم شدہ اس غم کے لمحے میں آپ کے غم میں جسماً شریک نہ ہو سکا۔ دعا کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ (وفات یافتہ) کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور آپ کا اور تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

آنمکرم کا مکتوب گرامی مل گیا ہے۔ ایک غزل ارسال خدمت ہے۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

○ سہ ماہی اول میں خدام کیلئے مقابلہ مضمون نویسی کیلئے عنوان "تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع" مقرر کیا گیا۔ اس عنوان پر کم از کم 5 تا 7 فل سکیپ صفحات پر مضمون لکھ کر جلد مرکز بھجوائیں۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ 15- جنوری 1998ء ہے۔

قائدین سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شامل کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

رو چلی ہے۔ جس طرح موجودہ حضرت امام جماعت احمدیہ ہومیو پیتھی کی طرف متوجہ ہیں اس سے یہی لگتا ہے کہ ہومیو پیتھی کی آئندہ ترقیات اب جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

ایک ایمان افروز بات بتاتا چلوں کہ بانی ہومیو پیتھی ہانمن کی بنیادی تصنیف (Organon of Medicine) آرگینن آف میڈیسن کے آخری ایڈیشن کا مکمل انگریزی ترجمہ تصنیف کے قریباً ڈیڑھ سو سال بعد پہلی مرتبہ 1982ء میں چھپا۔

of Medicine by Samuel Hanneman translatedbyJost Kunzli ,M.D, Alain (Organon Naude and Peter Pendletgu. Cooper Publishing)

اور یہ وہی سن ہے جس میں موجودہ امام مسند امامت پر متمکن ہوئے۔

یہ تمام حقائق اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ مشیت ایزدی یہ چاہتی ہے کہ جس طرح جماعت احمدیہ روحانی بیماروں کو شفا پہنچاتی ہے جسمانی مریضوں میں بھی زندگی کی لہر دوڑا دے۔

آخر میں خاکسار احمدی ہومیو پیتھس کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے کہ وہ تمام شعبے جن کی طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ احمدی ہومیو پیتھ ان میں تحقیق کریں۔ وہ ابھی تک آپ کی توجہ کے منتظر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر میدان میں کامیابیاں نصیب فرمائے۔ آمین۔

ooo

بقیہ صفحہ 5

کے طریقے استعمال کئے۔ ان حملوں کا عام موضوع یہ تھا کہ سائنس اور مذہب میں مطابقت نہیں ہو سکتی۔ روسی حکومت کے تحت مسلمانوں پر "قوم پرستی" کے الزامات لگائے گئے۔ 1959ء میں اشتراکی چین میں مسلمانوں کے خلاف سب سے بڑا الزام "قوم پرستی" کا تھا۔ سال کے اوائل میں مسلمانوں کے ساتھ پی پلینگ کے سلوک کا موازنہ اس دباؤ سے کیا گیا جو ایک اور اقلیت کے بدھوں پر ڈالا گیا تھا..... جون میں ماسکو ریڈیو نے تمبر میں ایک مقبول دہریتی رسالہ "سائنس اور مذہب" شائع کرنے کا اعلان کیا۔ نشریہ میں کہا گیا کہ اس رسالہ میں مذہبی نظریہ کے خلاف نکتہ چینی پر اور بچے کھچے مذہب پر فتح اور دہریت کی تاریخ اور نظریہ پر مضامین شامل ہوں گے اس نے کہا کہ دہریتی پراپیگنڈا کے طریق اور رواج اور رسالہ کی اشاعت میں اہم کردار ادا کریں گے۔

15۔ جون کے ہفتہ کے دوران جس میں ماسکو میں دہریتی کانگرس منعقد کی گئی۔ تمام دنیا کے مسلمانوں نے عید الضحیٰ کا عظیم تہوار منایا۔ اگرچہ روسی حکومت کے زیر اثر چند مسلمانوں کو حج کے لئے مکہ بھیجا گیا لیکن قازقستان کے مسلمانوں کو بتایا گیا کہ یہ تہوار (اللہ پناہ دے) ایک عیارانہ ہتھیار ہے جو مسلمان مذہبی رہنماؤں نے لوگوں کو تابعداری میں رکھنے کے لئے گھڑا ہے۔

مسلمان گھروں میں دہریت کا داخلہ جولائی میں کرغیزیہ سے یہ اطلاع دی گئی کہ دہریتی پراپیگنڈا باز ان مسلمانوں کے نجی گھروں میں بھیجے جا رہے ہیں جو مذہب کے خلاف موضوعات پر لیکچروں میں نہیں آئے تھے۔

اگست میں ترکمانستان کے ایک اخبار نے دوسرے اخبار پر اسلام پر حملہ نہ کرنے کی وجہ سے نکتہ چینی کی۔ اخبار "وشکا" محاربانہ انداز سے دہریتی ہے لیکن مثال کے طور پر یہ بات بری ہے کہ کہ ایسے مضامین جن میں مذہب اسلام کی رجعت پسندانہ نوعیت آشکار کی جاتی ہے "وشکا" میں شائع نہیں کئے جاتے اس مہینہ کے تھوڑے عرصہ بعد ترکمانستان میں اشک آباد ریڈیو نے ایک وسیع تیز تر دہریتی مہم کے ایک حصہ کی حیثیت سے مسلمانوں کے خلاف سرگرمیوں پر زور دیا نشریہ میں اس مہم کے ایک حصہ کی حیثیت سے ان رنگین اشتہارات کا ذکر کیا گیا جن میں انسانی عقائد کی تحقیر کی گئی ہے"

ان اقتباسات سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ روس کس انہماک سے (دین حق کی) (اللہ پناہ دے) بیخ کنی کے درپے ہے۔ مگر یہ شیطان کا ایک مختصر محاذ ہے تاہم اس سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ شیطان کس طرح ہمہ گیر طریقوں سے میدان کارزار میں نکلا ہوا ہے۔ اس سے اس بات کا سمجھنا مشکل نہیں کہ خدا پرستی کو بھی شیطان کے خلاف ہر محاذ پر نبرد آزما ہونا ہے اور دست بدست لڑائی کرنی ہے۔ جس طرح وہ ہر ایک ملک ہر قریہ ہر گلی اور ہر گھر پر حملہ کر رہا ہے اسی طرح ہمیں بھی ہر ملک ہر قریہ ہر گلی اور ہر گھر میں اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ "وقف جدید" کی تحریک شاید اس وقت اتنی وقیع نظر نہ آتی ہو لیکن "حقیقت یہ ہے کہ یہ تحریک کسی دن ضرور عالمگیر حیثیت اختیار کرے گی اور ہماری تمام دیگر تحریکیں کسی دن اسی بنیادی تحریک کی موجیں بن جائیں گی۔ چونکہ ابھی اس تحریک کا آغاز ہے اور نہایت سادہ طریق سے شروع کی گئی ہے۔ اس کی آخری صورت کی وسعتوں کا تصور ابھی نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ اس خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا ہے۔

"یہ یاد رکھو کہ (دعوت الی اللہ) پھل کی طرح ہوتی ہے اور پھل ایک دن میں نہیں نکلا کرتا۔ اگر تم کسی زمین میں گندم بو دو تو تمہیں چھ ماہ میں پھل مل جائے گا۔ لیکن باغ کا پھل بعض اوقات کئی سال میں بھی نہیں مل سکتا۔"

ooo

بقیہ صفحہ 3

نہیں سکتا ویسے بھی کیا حضور اکرم ﷺ جیسی ہستی کو تحفظ کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ پاکستانی صرف ہندوستان سے منتقل ہوئے لیکن ہمیں اختیارات نہیں دیئے گئے۔ بلیجو نے کہا ہم سب بھائی ہیں اور سب سے "بڑی پارلیمنٹ" عوام ہیں جہاں ہم سچ بول سکتے ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے نے کہا کہ میں ایسی جمہوریت پر لعنت بھیجتا ہوں جس میں جمہور نہیں ایسا نظام ختم ہو جانا چاہئے جس نے عوام کو کچھ نہیں دیا اس جمہوریت کو لانے کے لئے ایک ایجنسی نے 14 پندرہ کروڑ روپے تقسیم کئے۔ انہوں نے کہا کہ اتفاق والے آجاتے ہیں تو ان کے اندر کارخانوں کی بھوک پیدا ہو جاتی ہے جس طرح جاگیردار کو زمینوں کی بھوک ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم کے ذریعے ہندو عیسائی کل یہ کہیں گے کہ ہمیں بھی پاکستان میں علیحدہ ریاست دی جائے پھر ان کو کس طرح روکیں گے ہمیں ایک قوم بننا ہے تو مخلوط طریق انتخاب اختیار کرنا ہو گا۔ ماہر قانون ایس ایم ظفر نے کہا کہ پاکستانی اقلیت مثالی اقلیت ہے لیکن اکثریت نے مثالی سلوک نہیں کیا ہمیں اپنے آئین میں جداگانہ طریقہ انتخاب اکثریت کو سونپنے کا حق نہیں یہ حق اقلیت کا ہے اگر اقلیت مانے تو جداگانہ طریقہ انتخاب ہو سکتا ہے۔ ایس۔ ایم ظفر نے کہا کہ گزشتہ دنوں عدلیہ میں جو کچھ ہوا اس پر فخر یا اطمینان نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ انہونی ہوئی ہے ہمیں اپنے مسائل حل کرنے چاہئیں پیپلز پارٹی پنجاب کے سیکرٹری جنرل پروفیسر اعجاز الحسن نے کہا کہ حکمران گروہ نے لوگوں کو مذہب کے حوالے سے تقسیم کرنے کی کوشش کی آج سیاست کی زبان کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے پروفیسر ڈاکٹر مہدی حسن نے کہا کہ جمہوریت میں اقلیت کا کوئی تصور نہیں کیونکہ وہ خود حکومت میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی تحریک مذہبی نہیں جمہوری تھی اور اس وقت بڑی بڑی جماعتوں اور علماء نے اس کی مخالفت کی تھی قائداعظم کی صدارت میں جتنے اجلاس ہوئے ان میں تلاوت قرآن کریم نہیں ہوتی تھی ہمارے صدر رائے ونڈ تبلیغی اجتماع میں جاتے ہیں تو 50 لاکھ روپے سرکاری خزانے سے دے دیتے ہیں جبکہ درختوں پر آیات قرآنی لکھنے کا ٹھیکہ بھی 50 لاکھ میں دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ ہاؤس پر کلمہ طیبہ لکھا ہے اگر اسے کوئی احمدی پڑھ لے تو اسے سزا دی جاتی ہے انہوں نے کہا کہ عوام جمہوریت کو ووٹ دیتے ہیں مذہب کو نہیں آج ہمارے ہاں اسلام کا نام لینے والوں پر مساجد میں فائرنگ کی جاتی ہے اور ہندوستان میں بھی کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ اس ملک میں سیاسی جماعتوں پر پابندیاں لگائی جاتی ہیں لیکن مذہبی منافرت پھیلانے والوں کے خلاف 50 سال میں کوئی ایکشن نہیں ہوا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حکمران چاہتے ہیں کہ عوام فروعی مسائل میں الجھے رہیں تاکہ وہ اصل مسائل سے دور رہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ایسی حکومت کو نہیں مانتا جو یہ فیصلہ کرے کہ میرا مذہب ٹھیک ہے یا غلط کیونکہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ دیگر مقررین نے بھی قومی یکجہتی پر زور دیا بشن داس چوہان نے کہا کہ 295 سی مذہبی منافرت پھیلانے اور پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے بنائی گئی۔

(روزنامہ جنگ لاہور 22۔ دسمبر 1997ء)

ooo

بقیہ صفحہ 1

گول ہے اور یہ بھی وہ جانتا ہے کہ بالمقابل امریکہ ہے۔ مگر وہ امریکہ جانے کے لئے بجائے اس کے کہ لاہور سے گاڑی پر سوار ہو کر کسی بندرگاہ پر پہنچے اور وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر امریکہ جائے زمین میں سرنگ لگا کر امریکہ جانا چاہے۔ وہ کہاں پہنچ سکے گا۔ ناکامی اور نامرادی کے سوا اسے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ کیونکہ اس نے ان ذرائع کو اختیار نہیں کیا جو اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے خدا تعالیٰ نے بنائے ہوئے ہیں۔ تو (ایمان لائے اور اعمال صالح کئے) میں یہ ارشاد ہے۔ کہ انسان نہ صرف ایمان لائے اور عمل صالح کرے۔ بلکہ اس کے اعمال ایسے ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے جو ذرائع مقرر کئے ہیں ان کے مطابق ہوں۔

بعض لوگ صلاحیت اور مصلحت کے لفظ سے دھوکہ کھاتے ہیں۔ حالانکہ عربی میں یہ الفاظ ہمیشہ اچھے ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ آج کل لوگ کسی معاملہ کے متعلق جب یہ کہتے ہیں کہ یہی مصلحت ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ منافقت کے طور پر بات کہہ دی گئی ہے۔ لیکن عربی میں ایسا نہیں ہے۔ عربی میں صحیح اور جائز اور اصل ذرائع کے مطابق جو کام ہو گا۔ اس کے متعلق مصلحت کا لفظ بولا جائے گا۔ (ایمان لائے اور عمل صالح کئے) کے یہ معنی ہیں۔ کہ ایمان لائیں۔ اور پھر عمل کریں۔ لیکن وہ عمل صالح ہوں۔ یعنی جس بات پر ایمان لایا ہو اس کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے جو صحیح ذرائع مقرر ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ تو فرمایا۔ اگر ناکامی سے بچنا چاہتے ہو۔ اگر گھاٹے اور نقصان سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ تو ایمان لاؤ اور اعمال کرو۔ مگر اعمال صالح ہوں۔ اس طریق کے مطابق ہوں۔ جو خدا نے ان کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔

(از خطبہ 14- فروری 1919ء)

ooo

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے منہورجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1- اینتھراپولوجی۔ 2- بیالوجی۔ 3- کیمسٹری۔ 4- M B A ۔ 5 کمپیوٹر سائنس۔ 6- ارتھ سائنسز۔ 7- اکنامکس۔ 8- الیکٹرانکس۔ 9- تاریخ۔ 10- بین الاقوامی تعلقات۔ 11- میتھ۔ 12- پاکستان سٹڈیز۔ 13- فزکس۔ 14- M P A۔ 15- شماریات۔ 16- ڈیفنس سٹڈیز کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کے خواہش مند طلبہ ایک رجحان ٹیسٹ دیں گے۔ چند سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی آفر کی جا رہی ہیں۔

داخلہ فارم وغیرہ یونیورسٹی بک شاپ سے 200 روپے کے عوض یا 220 روپے کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام خازن یونیورسٹی ارسال کر کے منگوائے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ (متعلقہ شعبہ میں) 24۔ جنوری 1997ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 4 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ کے جسٹس (ر) رفیق تارڑ بھاری اکثریت سے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے 374 ووٹ حاصل کئے جبکہ پیپلز پارٹی کے آفتاب شعبان میرانی کو 58 اور مولانا شیرانی کو 22 ووٹ ملے کل دس ووٹ مسترد ہوئے۔ 21 ارکان نے حق رائے دہی استعمال نہیں کیا۔ جسٹس (ر) رفیق تارڑ نے اسلام آباد میں 298 میں سے 243 ووٹ لے کر جیتنے کے لئے مطلوبہ اکثریت حاصل کر لی۔ میر ظفر اللہ جمالی صدارتی انتخاب سے دستبردار ہو گئے تھے راجہ سعید الزمان کو کوئی ووٹ نہیں ملا۔ تارڑ کو پنجاب اور سرحد سے برابر ووٹ ملے۔

○ نو منتخب صدر جسٹس (ر) رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ مملکت اور اس کے اداروں کو سربلند رکھوں گا۔ دستور سب کا راہنما ہے۔ جو اعتماد کیا گیا اس پر پورا اتروں گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے صدر منتخب ہونے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ تارڑ کا الیکشن نیک شگون نہیں۔ وہ حکم امتناعی پر صدر بنے ہیں۔ پتہ نہیں کب تک رہتے ہیں۔ ایسی صدارتی الیکشن کی مثال نہیں ملتی۔ صدر اور وزیر اعظم دونوں نے عدلیہ کا مذاق اڑایا۔ لگتا ہے ملک کا دار الحکومت اسلام آباد نہیں رائے ونڈ ہے۔ تارڑ خواتین کے حقوق کے بارے میں تنگ نظر ہیں۔

○ نصرت بھٹو سمیت چھ ارکان پارلیمنٹ نے صدارتی انتخاب میں ووٹ نہیں ڈالے۔ نصرت بھٹو بیرون ملک زیر علاج ہیں۔ جبکہ میر ظفر اللہ جمالی صدارتی انتخاب سے دستبردار ہونے کے باوجود ووٹ ڈالے بغیر کراچی چلے گئے۔

○ آصف علی زرداری صدارتی انتخاب کیلئے ووٹ ڈالنے گئے۔ اور محترمہ بے نظیر بھٹو سے دو گھنٹے تک تنہائی میں ملاقات کی۔ بعد میں انہیں کراچی جیل منتقل کر دیا گیا۔

○ نئے سال کے پہلے دن 25 اشیاء پر عملاً سیلز ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ جن اشیاء پر تین فیصد براہ راست جنرل سیلز ٹیکس نافذ کیا گیا ہے ان میں سنٹری ویئر فٹنگ ' الیکٹریکل گڈز اور ٹائر ٹیوب شامل ہیں باقی فہرست علیحدہ جاری کی جائے گی۔ تین لاکھ سے زائد سالانہ آمدنی والے تاجروں کو ٹیکس فارم دیئے جائیں گے۔ جنوری سے مارچ تک سہ ماہی گوشوارے 30 مارچ تک جمع کرانا ہوں گے۔

○ حقوق انسانی کے مرکزی نائب صدر اور سندھ میں حقوق انسانی کے چیئرمین کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 1997ء پاکستان میں حقوق انسانی کی پامال کا سال رہا ہے۔ ایک ہزار افراد دہشت گردی کا شکار اور اتنے ہی گرفتار ہوئے۔ ملک بھر کی جیلوں میں 33 ہزار قیدیوں کی گنجائش ہے۔ مگر سوا لاکھ قیدی بند ہیں۔ جنہیں مناسب خوراک بھی نہیں ملتی۔ دو ارکان اسمبلی سمیت پانچ فراد کو تاوان کے لئے اغوا کیا گیا۔ پچاس سے زائد افراد ایم پی او کے تحت قید رہے۔ 22 لاکھ تعلیم یافتہ اور 18 لاکھ ہنر مند بے روزگاری کا عذاب جھیل رہے ہیں۔ اخبارات کے دفاتر پر حملے ہوئے۔ پچاس ہزار افراد کو مختلف اداروں سے نکال کر بے روزگار کر دیا گیا۔

○ بی بی سی نے پاکستان کی سیاسی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ 1997ء پاکستان کی سیاست میں ہنگامہ خیز سال رہا۔ ملک کو نئے انتخابات کے بعد نیا وزیر اعظم اور اب سال کے آخری دن نیا صدر مل گیا ہے۔ پاکستان میں جمہوریت ابھی کالج کی سطح تک نہیں پہنچی۔ وزیر اعظم اپنی پوزیشن کمزور کر رہے ہیں۔ عام آدمی سیاست دانوں سے مایوس ہوا ہے۔

○ جمعیت علماء اسلام (ف) کے نائب امیر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ رفیق تارڑ توہین عدالت کے مجرم ہیں۔ اتحاد نہیں کریں گے۔ وزیر اعظم تدفین عدالت اور ارکان پارلیمنٹ تذلیل عدالت اور وزیر قانون تقسیم عدالت کے مجرم ہیں۔ بحران ختم نہیں ہوا۔ ابھی حکومت کو رعایت ملی ہے۔ آگے چل کر معاملات واضح ہوں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ جادوگروں نے سبز باغ دکھائے ملک لوٹا لیکن عوام کو کچھ نہ دیا۔ ہم غریبوں کی حالت بدلنا چاہتے ہیں۔

○ حکومت نے چاروں صوبوں کو احترام رمضان آرڈیننس پر سختی سے عملدرآمد بنانے کے لئے ہدایت جاری کی ہیں اس آرڈیننس کے تحت تمام پبلک مقامات پر روزے کے اوقات میں کھانے پینے اور سگریٹ نوشی پر پابندی ہے۔ رمضان المبارک میں سرعام روزہ خوری کرنے والے کو پانچ ماہ قید ہو سکتی ہے۔ پانچ سو جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ سینما گھر ' تھیٹر بھی افطاری سے تین گھنٹے بعد تک بند ہوں گے۔ ریلوے سٹیشن اور ہسپتال مستثنیٰ ہوں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک خوفناک معاشی بحران سے دوچار ہونے والا ہے۔ ذرائع ابلاغ کا رویہ ہمارے بارے میں متعصبانہ ہے۔ اگر میں آصف زرداری کو سندھ کا وزیر اعلیٰ بنا دیتی تو آسمان سر پر اٹھا لیا جاتا۔ حکومت جنوری میں روپے کی قیمت مزید کم کر دے گی۔ جون میں بجٹ پیش ہونے کے بعد حالات اس کے کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے حکومت کو گرانا مشکل نہیں۔ مگر ابھی ہم اقتدار میں نہیں آنا چاہتے کیونکہ ہم نے خامیوں پر قابو نہیں پایا اور نہ ہی مناسب ٹیم تیار کی ہے۔

○ کابینہ کی کمیٹی برائے بھرتی نے جزوی طور پر مختلف آسامیوں پر جبرتی سے پابندی اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پیلی ٹیکسی سکیم کو بھی بحال کر دیا ہے بھرتی کا طریق کار متعین نہیں کیا جا سکا۔ بیوروکریسی نے اختیارات لینے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ حکومت نے مخالفت کی ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ حکومت دہشت گردی اور صوبائی تعصب کو فروغ دے رہی ہے۔

○ ملازمین نے الاؤنس ختم ہونے پر سیکرٹریٹ کی تالہ بندی کی دھمکی دی ہے اور کہا ہے کہ حکومت نے ملازمین اور غریبوں کو اندھے گڑھے میں دھکیل دیا ہے۔ ہماری بد دعاؤں سے ان کا نقصان ہو گا۔

○ پانچ سو روپے والے انعامی بانڈز کی قرعہ اندازی دو جنوری کو حیدر آباد میں ہو گی۔

○ عالمی بینک کے دباؤ پر تینوں قومی بینکوں حبیب بینک ' نیشنل بینک اور یو بی ایل نے 25 ہزار سے زائد ملازمین کو فارغ کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ ورلڈ بینک نے 33 فیصد ملازمین فارغ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مذکورہ تینوں بینک گولڈن ہینڈ شیک کے علاوہ جبری برطرفیاں بھی کریں گے۔ خسارے والی تمام برانچیں بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ وائس آف امریکہ کے مطابق انٹرنیٹ کے استعمال نے چین کے لئے امن وامان کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ اس سے سرکاری راز افشا ہو سکتے ہیں۔ حکومت چین نے اس سلسلہ میں قواعد جاری کر دیئے ہیں۔ تاکہ انٹرنیٹ کا استعمال ملک میں پھوٹ ڈالنے اور حکومت کو بدنام کرنے کے لئے استعمال نہ ہو سکے۔

○ گورنر سٹیٹ بینک نے کہا ہے کہ قرضوں کی واپسی کے معاہدوں کے مطابق نادہندگان نے 15 دسمبر تک 15۔ ارب روپے واپس کر دینے تھے لیکن صرف چار ارب کی وصولی ہوئی۔

○ ریڈیو تہران نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی طرف سے ایک دوسرے کے سفارت کار نکالنے سے پاک بھارت تعلقات بے یقینی کا شکار ہو گئے ہیں۔ دونوں ممالک باہمی مشکلات حل کرنے پر قادر نہیں۔ کشیدگی کی وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطے
• سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل: 7750609 - 0341/212464
• راولپنڈی- اسلام آباد:
لیڈرز محمد احمد خان
فون دفتر: 552388 رہائش 593883
• ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد- زاہد
فون دفتر: 213115

فینسی گولڈسمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

PICA COURSE مٹی چھوڑ کورس
بچوں اور بڑوں میں مٹی کوئلہ چونا وغیرہ کھانے کے لئے مفید ہے
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون: 213156 / 771 فیکس: 212299

تمام کرم فرماؤں کو ہماری طرف سے
نیا سال مبارک ہو
شریف جیولرز (حنیف کامران)
اقصیٰ روڈ- ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ
فون: 212399 پوسٹ کوڈ 35460
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت کیمپ

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیڈیز جیکٹس کی بہترین ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمیٹڈ فرامکو فرنیشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834